بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ط

محبوب آپ فرمادیں بیشک خسارہ پانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت کے دن خسارہ میں ڈالا۔

خسارہ

از

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

PyaareNabiKiBaatain

tablighulislam

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی رسوله ونبیه الذی ارسله اللّٰه بشیراً ونذیراً. وعلی آله واصحابه اجمعین.

امابعد! دنیا میں خسارے ﴿نقصان﴾ کی کئی صورتیں ہیں مثلاً:

۱۔ کسی کو ملازمت سے معطل کر دیا گیا یہ بھی خسارہ ہے۔

۲۔ کسی کی رقم ڈوب گئی مثلاً کوئی پارٹی کسی کے ہزاروں یا لاکھوں لے کر بیٹھ گئی یہ بھی خساہ ہے۔

۳۔ کسی کی زمین یا مکان یا کارخانہ سیلاب یا زلزلہ کی زد میں آ کر تباہ ہو گیا یہ بھی خسارہ ہے۔

۴۔ کسی کے مکان یا کارخانہ پر کسی دوسرے نے قبضہ کر لیا، یہ بھی خسارہ ہے۔

۵۔ کسی کی پونجی چوری ہو گئی یا ڈاکو لوٹ کر لے گئے یہ بھی خسارہ ہے۔

۶۔ اسمبلی توڑ دی گئی یا حکومت معطل کر دی گئی اور ممبران وزرا گھر بیٹھ گئے۔ یہ بھی خسارہ ہے۔

علیٰ ہٰذا القیاس دنیا میں خسارہ کی کئی قسمیں ہیں لیکن اللہ تعالے کے نزدیک خسارہ یہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے:

قل ان الخٰسرین الذین خسروا انفسھم واھلیھم یوم القیامة. الآ ذلک ھو الخسران المبین.

اے محبوب آپ فرمادیں کہ بالتحقیق خسارہ پانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت کے دن خسارے میں رکھا جنت سے محروم کردیا۔ کان کھول کر سن لو یہی کھلا اور بہت بڑا خسارہ ہے۔

تنبیہ

اپنے کو خسارہ میں ڈالنا یہ تو واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامِ الٰہیہ کی نافرمانیاں کر کے جنت سے محروم ہوا اور دوزخ کا ایندھن بنا لیکن اہل وعیا ل کو خسارہ میں رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل وعیال کو حرام کھلاتا رہا، رشوتیں لے کر سود لے کرنا جائز کاروبار کر کے جھوٹ بول کر دھوکہ بازی سے کمائی کر کے اہل وعیال کو کھلاتا پلاتا رہا کیونکہ حدیث پاک میں واشگاف الفاظ میں فرمایا گیا:

حدیث ۱

عن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایدخل الجنۃ لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کانت النار اولیٰ بہ.

﴿رواہ احمد والدارمی مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲﴾

سیدنا جابر صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی وہ جنت نہ جاسکے گا بلکہ ہر جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی وہ دوزخ کا زیادہ حقدار ہے۔

العیاذ باللہ العظیم

حدیث ۲

عن ابی بکر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لایدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام.

﴿رواہ البیہقی، مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۳﴾

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا جسم جس کو حرام غذا کھلائی گئی ہو۔ وہ جنت میں ہرگز نہ جائیگا۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلیّ العظیم.

افسوس صد افسوس کہ آج کے مسلمان کی آنکھ اندھی ہوگئی، طمع لالچ اور جلب زر کے شوق میں ایسا کھوگیا ہے کہ حلال حرام کی تمیز ہی اُٹھا دی ہے۔ایک دوسرے سے بڑھ کر مکان، کوٹھیاں، فیکٹریاں، کارخانے بنانے کے شوق نے مسلمانوں کوایسا کر دیا ہے۔

یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود!

کسی نے بجا فرمایا ہے:

تھی کبھی تیری روانی موجِ دریا کی طرح
آج وہ چشمہ ہے جس میں نام کو پانی نہیں
وائے ناکامی کہ تجھ سے تیرے جوہر مٹ گئے
نام کو گوہر ہے لیکن وہ درخشانی نہیں

اللہ تعالے نے سچ فرمایا: الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر.

یعنی اے بندو تمہیں مال کی کثرت کے شوق نے غافل کر دیا ہے اور تمہارا یہ شوق قبر تک جائے گا۔

افسوس صد افسوس کہ ہم نے زر کی محبت کی وجہ سے اسلام کو دنیا بھر

میں بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔ گذشتہ دنوں امریکہ سے ایک پاکستانی عزیز آئے اور وہ مجھ سے ملے دوران گفتگو بتایا کہ امریکہ میں جب ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ پاکستان میں فلاں نے اتنا بڑا افراڈ کیا فلاں نے ایسا فراڈ کیا تو ہمارے سر شرم کے مارے جھک جاتے ہیں کہ مسلمانوں نے اسلام کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے پناہ بخدا۔

اے میرے عزیز ! اے میرے مسلمان بھائی میری آپ سے مؤدبانہ اپیل ہے کہ آپ اس کتابچہ کو عبرت کی نظر سے پڑھیں ہوسکتا ہے کہ آپ کا ضمیر بیدار ہو جائے اور آپ دوزخ کی بھڑکتی آگ سے بچ جائیں۔ مگر امید نہیں کہ آپ اس کو پڑھیں گے کیونکہ اکثر احباب کو شیطان یہ چکر دیتا ہے کہ جب ہم سے یہ گھناؤنے کام چھوٹ ہی نہیں سکتے تو اس کو پڑھنے سے کیا فائدہ۔ لیکن اگر بلی کو دیکھ کر کبوتر آنکھیں بند کر لے تو وہ موت سے بچ نہیں سکتا یوں ہی اگر ہم لوگ قرآن و حدیث کے واضح اور غیر مبہم احکامات کو دیکھنا اور پڑھنا ہی پسند نہ کریں تو کیا قیامت کے دن اللہ تعالے کے قہر و غضب سے بچ جائیں گے ؟ ہر گز ہر گز نہیں بچ سکتے ۔ بلکہ اگر بندہ نفسانی خواہشات میں ہی مگن رہے تو قیامت کے دن کہے گا۔

يقول يالیتنی قد مت لحیاتی . (قرآن مجید)

یعنی قیامت کے دن بندہ کہے گا ہائے افسوس، ہائے افسوس کہ میں نے اس اخروی زندگی کیلئے کچھ کیا ہوتا۔لیکن وہاں کف افسوس ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ناگہ از گورت بر آید ایں صدا = حسرتا واحسرتا واحسرتا

یعنی پھر تیری قبر سے آوازے آئینگے ہائے افسوس ،ہائے افسوس، ہائے افسوس۔

اے میرے مسلمان بھائی ہوش کر رب تعالے کا قرآن مجید اعلان فرمارہاہے: **ان بطش ربک لشدید.**

اے بندے تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

وہاں کون چھڑائیگا ؟ کیا جن بیوی بچوں کی خاطر ہم فراڈ کرتے ہیں سودی کاروبار کرتے ہیں ،رشوتیں لیتے دیتے ہیں، دوسروں کا مال ہڑپ کرتے ہیں۔کیا یہ بیوی بچے وہاں چھڑالینگے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

اے میرے عزیز! مندرجہ ذیل نصیحت کو ذرا غور سے پڑھیں۔

نصیحت

اے میرے مسلمان بھائی جب یہ تیرے جسم سے پھونک نکل جائیگی یعنی موت آجائیگی تو وہی ہماری اولاد ہمارے بیٹے جن کی خاطر ہم ناجائز اور حرام کام کرتے رہے، وہی ہماری اولاد ہمیں ایک رات بھی گھر میں نہیں رہنے دے گی۔ خواہ ہم ہزار منت سماجت کریں بلکہ نہلا دھلا کر کفن پہنا کر اپنے کندھوں پر اٹھائینگے اور قبرستان لے جا کر گڑھا کھود کر اس میں لٹا کر اوپر سے منوں مٹی ڈال کر زبان حال سے یہ کہتے ہوئے لوٹ آئینگے۔ اے ابّا خبر دار جن مکانوں، کوٹھیوں کو تو نے ناجائز طریقے سے بنایا تھا اب تو ان میں قیامت کے دن تک قدم نہیں رکھ سکتا اب تو اسی تنگ بند کوٹھری میں گزارہ کر جس میں نہ کوئی دروازہ، نہ کھڑکی نہ روشن دان، جہاں دائیں، بائیں نیچے اوپر مٹی ہی مٹی ہے جس میں سانپ، بچھو بھی ہیں۔ پھر کیا بنے گا۔

پھر ہمیں قرآن مجید کا یہ فرمان یاد آئیگا: **افرایت ان متعنا هم سنين ثم جآء هم ما كانوا يوعدون ما اغنا عنهم ما كانوا يمتّعون.**

﴿قرآن مجید﴾

بندو بھلا یہ بتاؤ کہ اگر ہم دنیا داروں نافرمانوں کو دنیا میں کچھ سال

عیش وعشرت کی زندگی عطا کردیں پھر وہ اس عذاب میں گرفتار ہوجائیں جس کا ہم نے وعدہ کر رکھا ہے تو یہ دنیا کا چندروزہ عیش ان کو کچھ بھی فائدہ نہ دے گا۔ نیز چمکتی دمکتی ایک حدیث پاک بھی ہمیں راہ راست دکھا رہی ہے پڑھیں اور غور کریں۔

حدیث پاک

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یؤتٰی بانعم اھل الدنیا من اھل النار یوم القیامۃ فیصبغ فی النار صبغۃً ثم یقال یاابن اٰدم ھل رایت خیراً قط ھل مربک نعیم قط فیقول لاواللّٰہ یارب ویؤتٰی باشدّ النّاس بؤساً فی الدنیا من اھل الجنۃ ویصبغ صبغۃً فی الجنۃ فیقال لہ یاابن اٰدم ھل رایت بؤساً قط وھل مربک شدّۃ قط فیقول لاواللّٰہ یارب مامربی بؤس قط ولارایت شدۃً قط.

﴿صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۰۲﴾

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن ایک ایسے دنیادار دوزخی بندے کو دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا جس کی ساری زندگی

عیش وعشرت میں گزری ﴿مال ،اولاد، دولت ،ثروت ،حکمرانی ،اقتدار﴾ سب کچھ حاصل تھا مگر اس کے پاس ایمان کی دولت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرشتو اس بندے کو دوزخ میں ایک غوطہ دے کرلاؤاور اس غوطہ دینے کے بعد اس سے پوچھا جائے گا اے بندے تو یہ بتا کہ تو نے دنیا میں کوئی آرام کوئی آسائش کوئی نعمت دیکھی تھی تو وہ قسمیں کھا کر کہے گا اے میرے رب میں نے کبھی کوئی سکون کوئی آرام کوئی آسائش نہیں دیکھی تھی۔

پھر ایک دوسرے بندے کو دربارِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا جس کی ساری زندگی پریشانیوں دکھوں کی گزری ہوگی لیکن وہ شکر گزار رہا اس کے پاس ایمان تھا اس کے متعلق حکم ہوگا اے فرشتو اس کو جنت کی ایک جھلک دکھا کرلاؤ جب اسے لائیں گے تو اس سے پوچھا جائے گا،اے بندے یہ بتا کہ تو نے کبھی کوئی پریشانی ،کوئی دکھ،کوئی مصیبت دنیا میں دیکھی تھی تو وہ قسمیں کھا کر کہے گا اے میرے پروردگار میں نے دنیا میں کوئی پریشانی ،کوئی دکھ،کوئی مصیبت نہیں دیکھی۔

نوٹ:۔ کیونکہ جنت ایسی پیاری بہار ہے کہ اس کی ایک جھلک دیکھنے سے لوئیں لوئیں میں ایسی مسرت اور خوشی سما جائے گی کہ اسے کوئی

پریشانی، کوئی سختی یاد نہ آئے گی، بخلاف پہلے شخص کے کیونکہ دوزخ ایک ایسی بلا ہے کہ اس کے ایک ہی غوطے سے لوئیں لوئیں میں ایسی درد اور تکلیف سما جائے گی کہ اسے کوئی عیش کوئی خوشی یاد نہ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہمیں دوزخ سے بچائے۔ حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل.

لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم اس گدلی اور دھوکے فریب کی زندگی ناپائیدار زندگی کی محبت میں ایسے کھو گئے ہیں کہ نہ ہمیں اپنی فکر ہے نہ ہمیں اہل و عیال کی فکر ہے حالانکہ اللہ رب العلمین جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہمیں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہہ رہا ہے:

یایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم و اھلیکم ناراً. ﴿قرآن مجید﴾

اے ایمان والو! اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ سے بچاؤ۔

مگر ہم دنیا کی محبت میں ایسے مگن ہو گئے ہیں کہ ہم نے حلال حرام کی تمیز ہی اٹھا دی ہے جیسے کہ ہم نے مرنا ہی نہیں۔ حالانکہ حلال حرام کی تمیز کیے بغیر مال اکٹھا کرنے والوں کا انجام بڑا ہی بھیانک ہے۔

میں نے ''حقوق العباد'' کتاب لکھی ہے اس میں بارہ احادیث مبارکہ درج ہیں ان میں سے دو احادیث یہاں بھی درج کی جا رہی ہیں ممکن

ہے کہ کوئی احادیث مبارکہ کو پڑھ کر ہی اللہ تعالے کے قہر وغضب سے بچ جائے۔

حدیث پاک ۱

قال رجل یا رسول اللہ ﷺ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتسباً مقبلا غیر مدبر یکفر اللہ عنی خطایا ی فقال رسول اللہ ﷺ نعم فلما ادبر ناداہ فقال نعم الاّ الدین کذالک قال جبریل.

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ص۲۵۲)

ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ فرمایئے کہ اگر میں اللہ تعالے کے راستہ میں صبر کرتا ہوا صرف ثواب کی نیت سے آگے بڑھتے ہوئے جنگ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ بخش دیئے جائینگے یہ سنکر فرمایا: ہاں تیرے سارے گناہ بخش دئے جائینگے جب وہ واپس جانے لگا تو سرکار ﷺ نے اسے بلایا اور بلا کر فرمایا: سارے گناہ بخش دئے جائینگے مگر جو کسی کا دینا ہے وہ معاف نہیں ہوگا نیز فرمایا: یہ مجھے جبریل علیہ السلام نے پیغام دیا ہے۔

حدیث پاک ۲

عن محمد بن عبدالله بن جحش قال کنا جلوسا بفناء المسجد حیث یوضع الجنائزورسول اللهﷺجالس بین ظهرینا فرفع رسول اللهﷺ بصره قبل السمآء فنظرثم طأطأ بصره ووضع یده علے جبهته قال سبحان الله سبحان الله ماذا نزل من التشدید قال فسکتنا یومنا ولیلتنا فلم نرا لاخیراً حتی اصبحنا قال محمد فسالت رسول اللهﷺماا لتشدید الذی نزل قال فی الدین و الذی نفس محمد بیده لوان رجلا قتل فی سبیل الله ثم عاش ثم قتل فی سبیل الله ثم عاش ثم قتل فی سبیل الله ثم عاش وعلیه دین ما دخل الجنة حتی یقضی دینه.

(رواہ احمد فی شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ ص ۲۵۴)

سیدنا محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن ہم فنائے مسجد میں جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں بیٹھے تھے اور ہمارے درمیان سیدالعالمینﷺ جلوہ افروز تھے تو اچانک رسول اکرمﷺ نے نظر مبارک آسمان کی طرف اٹھائی کچھ دیکھا پھر نظر مبارک نیچے کر لی اور

دونوں ہاتھ مبارکہ پیشانی مبارکہ پر رکھ کر فرمایا سبحان اللہ، سبحان اللہ کتنی سختی نازل ہوئی ہے ہم ایک دن ایک رات انتظار میں رہے کہ (وہ کیا سختی ہے) پھر صبح کو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کیا سختی ہے یہ سنکر فرمایا وہ دین (قرضہ) کے بارے میں سختی نازل ہوئی ہے پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ تعالے کی راہ میں شہید ہو جائے اور وہ پھر زندہ ہو پھر شہید ہو جائے پھر زندہ ہو پھر شہید ہو جائے اور اس کے ذمہ دین (قرضہ) ہو وہ جنت نہیں جا سکتا تاوقتیکہ اس کا قرضہ ادا نہ کر دیا جائے۔

اے میرے مسلمان بھائی ہم ذرا غور کریں کہ اسلام میں حقوق العباد کی کتنی اہمیت ہے مگر ہمارے پیٹ بھرتے ہی نہیں جیسے کہ تاجدار مدینہ سید العالمین ﷺ نے فرمایا: کہ دنیادار کے پاس اگر دو وادیاں سونے کی ہوں تو وہ چاہے گا کہ ایک وادی اور ہو اور انسان کے پیٹ کو صرف قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔ پھر فرمایا ویتوب اللہ علے من تاب. یعنی جو شخص توبہ کرے اللہ تعالے اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

اے میرے محترم! اے میرے مسلمان بھائی ہم کب بیدار ہوں گے

جب جسم سے پھونک نکل جائے گی۔ہاں ایسے ہی ہے جیسے کہ خواجہ فرید الدین عطار نے فرمایا:

بندگان راسر بسر در خواب داں   گشتِ بیدار آنکہ اورفت از جہاں

یعنی سارے انسان سوئے ہوئے ہیں بیدار اس وقت ہونگے جب اس جہان سے کوچ کر جائینگے۔ہاں جو لوگ موت سے پہلے ہی جاگ چکے ہیں بیدار ہو گئے ہیں وہ ہر آن ہر وقت ہر گھڑی جنت کی طرف رواں دواں رہتے ہیں جب ان کو دنیا کی یاد دلائی جائے تو وہ یہی کہہ کر گزر جاتے ہیں ارے یار جب ہم ماں کے پیٹ میں تھے رب تعالے نے ہمارا رزق لکھ دیا ہوا ہے وہ قادر و قیوم اس لکھے ہوئے کے مطابق رزق عطا کرنے سے تھک نہیں جائے گا بلکہ وہ ہر صورت ہمارا لکھا ہوا رزق ہمیں عطا کرے گا کیونکہ اس کا اپنا ارشاد گرامی ہے:

ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین۔ (قرآن مجید)

یعنی بے شک اللہ تعالے ہی رزق دینے والا اور بڑی قوت کا مالک ہے پھر ہم کیوں اپنی عاقبت خراب کریں ہاں ہمیں حکم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کی سنت سمجھ کر کچھ نہ کچھ کریں۔لیکن ان باتوں کو کون

سمجھے ہمارے دلوں پر تو گانے سن سن کر زنگار چڑھ چکے ہیں۔

جیسے کہ رحمت کائنات امت کے والی ﷺ نے فرمایا:

الغنا ینبت النفاق کما ینبت الماء الزرع. (اوکما قال)

یعنی گانا سننا نفاق کو یوں بڑھاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے اور جب ہمارے دل زنگ آلود ہو چکے ہیں تو ہم سے قبر وحشر اُوجھل ہو چکے ہیں ہمیں تو دنیا کے سوا کچھ نظر آتا ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دن رات اس گدلی دنیا بے وفا دنیا دھوکہ فریب کی دنیا ساتھ چھوڑ جانے والی دنیا پر ہی فریفتہ اور لٹو ہو چکے ہیں۔

دعاء

اے اللہ اے ہمارے رحیم وکریم مولیٰ! ہم خواب خرگوش سو گئے ہیں ہمیں موت کے آنے سے پہلے بیدار کر ہم سوچیں سمجھیں کہ ہم کس لئے پیدا کئے گئے ہیں ہمیں کیا کرنا چاہیے اور ہم کیا کر کے جا رہے ہیں اے میرے عزیز! اے میرے مسلمان بھائی! جب روح جسم سے الگ ہو جائیگی تو ہمیں سب کچھ نظر آجائے گا کہ اس دنیا میں جتنا ایک غریب درویش نے کھایا اتنا ہی میں سودی کاروبار کرنے والے، رشوتیں دینے لینے والے، فراڈ کرنے

والے چوری ڈاکے والے نے کھایا۔

ہائے افسوس ،ہائے افسوس ،ہائے افسوس لیکن اس وقت کا افسوس کھانا کسی کام نہیں آئے گا اب وقت ہے افسوس کھانے کا ،آئندہ صفحہ پر پٹواری والے واقعہ کو ہم عبرت کی نگاہ سے پڑھیں تو ہم آسانی سے اس دھوکہ باز دنیا سے بچ سکتے ہیں۔

یہاں ایک عبرتناک واقعہ بھی درج کیا جارہا ہے شائد کہ کسی کو واقعہ پڑھ کر ہی توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے

واقعہ

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا ایک دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں اور میں نے دیکھا کہ ایک ہنڈیا ہے، اس میں کھولتا ہوا گندھک ہے میرے دوست کی بیوی نے بتایا کہ یہ آپ کے دوست کے پینے کی چیز ہے۔ پھر میں نے دوست کی بیوی سے پوچھا کہ اس میرے دوست کو یہ سزا کیوں ملی حالانکہ یہ نیک آدمی تھا اس پر اس خاتون نے بتایا کہ یہ میرا خاوند مال اکٹھا کیا کرتا تھا اور یہ نہیں دیکھتا تھا کہ یہ حلال ہے یا حرام یہ جائز ہے یا ناجائز اس لیے اس کو

یہ سزا ملی ہے۔ **الامان والحفیظ**

تنبیہ

کچھ لوگ عموماً کہہ دیتے ہیں کہ رشوت، جھوٹ وغیرہ کے سوا گزارہ نہیں ہوتا۔ لیکن یہ سراسر شیطانی دھوکہ ہے اور آخرت کی فکر نہ ہونے کا وبال ہے نہ ہمیں اس بات کی فکر ہے کہ ہماری قبر جنت کا باغ بنتی ہے یا دوزخ کا گڑھا نہ ہمیں اس چیز کا ڈر ہے کہ اگر ہمیں بداعمالیوں کی وجہ سے دوزخ جانا پڑا تو کیسے گزارہ ہوگا اگر ہمیں ان باتوں کی فکر ہو تو آسانی سے سمجھ آ سکتی ہے کہ دنیا میں گزارہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

ایک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے پڑھیں اور دل سے پوچھیں کہ جائز کمائی پر گزارہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

واقعہ

فیصل آباد کے ایک ریٹائرڈ گرداور نے فقیر کو یہ واقعہ سنایا کہ ہوشیار پور میں ایک پٹواری تھا جس کا نام غلام محمد تھا۔ وہ پٹواری بڑا راشی تھا۔ اس فریق سے بھی رشوت لیتا۔ اُس فریق سے بھی رشوت لیتا مگر کام کسی کا بھی صحیح طور پر نہ کرتا۔ ایک دن وہ پٹواری گھوڑے پر سوار جا رہا تھا، گرمی

شدت کی تھی ،اس نے دیکھا کہ برلبِ سڑک ایک خانقاہ ہے وہاں ہرے بھرے درخت بھی ہیں، غسل خانے بھی ہیں نہانے دھونے کا انتظام ہے، پٹواری صاحب کے دل میں خیال آیا کہ دوپہر کا وقت ہے گرمی شدت کی ہے میں چند گھڑیاں ستا لوں ۔ وہ گھوڑے سے اترا گھوڑا ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا، خود غسل خانے میں گیا، غسل کیا جب فارغ ہو کر غسل خانے سے باہر آیا تو دیکھا ایک درویش مزار کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہوا ہے ۔ یہ دیکھ کر پٹواری صاحب کا پارہ چڑھ گیا۔اس درویش کو جھڑک کر کہا ارے تجھے یہاں کیا ملتا ہے۔اس درویش نے کہا چوہدری صاحب آپ بھی یہاں بیٹھ کر دیکھ لیں کہ کیا ملتا ہے۔ یہ بات پٹواری کے دل میں اتر گئی اور اس خیال سے کہ دیکھوں یہاں کیا ہوتا ہے۔ مزار شریف کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا۔

صاحبِ مزار کی ایسی توجہ ہوئی کہ پٹواری کو زاری شروع ہوگئی، وہیں بیٹھے بیٹھے توبہ کی ،اے اللہ میں تباہ ہو گیا ،یااللہ میں گناہوں میں ڈوب گیا، اے میرے پروردگار میری سچی توبہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کروں گا کسی سے رشوت نہیں لوں گا۔ بار بار توبہ کا تکرار کرتا رہا زاری تھمتی نہیں تھی ۔ بڑی

مشکل سے اپنے پر کنٹرول کیا۔ گھر آیا بیوی کو بلایا جو کہ کسی ریٹائر تحصیل دار کی بیٹی تھی اس سے کہا کہ میں اب توبہ کر کے آیا ہوں اب میں رشوت نہیں لوں گا، میری چار روپے تنخواہ ہے ﴿اس زمانے کے لحاظ سے﴾ اگر تو تنخواہ پر گزارہ کر سکتی ہے تو تو میری بیوی اور میں تیرا خاوند اور اگر اس تنخواہ پر تو گزارہ نہیں کر سکتی تو بھائیوں کو بلالے اور جو بات کل ہونی ہو وہ آج ہی کر لو، بیوی بڑی سٹپٹائی کہ سفید پوشی ہے بچے سکول بھی جاتے ہیں، کیسے گزارہ ہوگا، اس پٹواری نے کہا اب دوسری بات نہیں ہوسکتی۔ بیوی اپنے بھائیوں کو بلالائی۔ بھائیوں نے بھی پٹواری کو سمجھانے کی کوشش کی کہ رشوت کے بغیر کیسے گزارہ ہوگا۔ اس پٹواری نے کہا اب دوسری بات نہیں ہوسکتی۔ اپنی بہن سے پوچھ لو اگر یہ تنخواہ پر گزارہ کر سکتی ہے تو بہتر ورنہ اس کا راستہ الگ ہے میرا راستہ الگ ہے۔ جو بات کل ہونی ہے آج ہی کرلو، بھائیوں نے بہن سے پوچھا اس نے ہار تھک کر کہا میں کس کس کا منہ دیکھوں گی جیسے بھی ہوا گزارہ کرونگی پھر اس پٹواری نے ایک بکری رکھ لی، جب اپنے کام پر جاتا بکری کا دودھ گیوڑی میں ساتھ لے جاتا، بھوک لگے تو تھوڑا سا دودھ پی لے پیاس لگے تو دودھ میں پانی ملا کر پی لے اسی پر گزارہ چلتا رہا، اب اس کو چین

تھا، دل مطمئن تھا وہ پہلے والی بے قراری نہ رہی، اب جبکہ خوفِ خدا دل میں آ گیا تو لوگوں کے بے لوث کام سرانجام پانے شروع ہو گئے۔

ایک دن اس علاقہ کا تحصیلدار دورہ پر آیا۔علاقہ کے سارے پٹواری اکٹھے ہوئے اس تحصیلدار نے فائلیں دیکھیں تو جگہ جگہ غلام محمد، غلام محمد لکھا دیکھا، تحصیلدار نے پوچھا یہ غلام محمد پٹواری کون ہے۔ اس نے بڑے کام کیئے ہیں۔ دوسرے پٹواریوں نے اس غلام محمد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ہے غلام محمد۔ تحصیلدار نے خوش ہو کر کہا اے غلام محمد میں نے تجھے پٹواری سے گرداور کر دیا ہے، تنخواہ چار کی بجائے چھ روپے ہوگئی اور ساتھ تحصیلدار نے کہا یہ گھوڑا الاؤنس ہے۔غلام محمد نے کہا اب میرے پاس گھوڑا نہیں ہے میں یہ الاؤنس نہیں لے سکتا۔ تحصیلدار نے کہا میں وقت کا مجاز حاکم ہوں تجھے کون پوچھے گا کہ گھوڑا ہے یا نہیں۔ پٹواری نے کہا کوئی نہ پوچھے مگر خدا تعالیٰ تو پوچھے گا جو دیکھ رہا ہے۔لہٰذا میں یہ الاؤنس جس کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے نہیں لے سکتا۔

آخر وہ پٹواری اپنی جائز کمائی ﴿تنخواہ﴾ پر گزارہ کرتا رہا، حتیٰ کہ دنیا چھوڑ کر اپنے رب تعالیٰ کے دربار پہنچ گیا اور ہمیں سبق دے گیا کہ بندہ

گزارہ کرنا چاہے تو بغیر رشوت لئے بھی گزارہ کرسکتا ہے۔ نیز اس کا بیان تھا کہ جتنا سکون حلال میں ہے حرام میں اتنا سکون مل ہی نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ رحمت کرے ایسے پاک باز لوگوں پر جنہوں نے سچی توبہ کرکے دنیا میں بھی نام پیدا کیا اور آخرت میں انعام واکرام کے مستحق ٹھہرے۔ رحمهم الله تعالىٰ.

اے میرے عزیز! اٹھ جاگ، ہوش کر آہم گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں ہے کیا۔

حدیث پاک ۴

سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول والله ما الدنيا في الآخرة الامثل مايجعل أحدكم اصبعه في اليم فلينظر بم يرجع.

﴿مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۳۹﴾

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ کی قسم دنیاوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں یوں ہے جیسے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے اور پھر انگلی کو اٹھا کر دیکھے کہ انگلی کے ساتھ کیا آیا ہے۔ ایسے ہی

دنیاوی زندگی کو اخروی زندگی کے ساتھ نسبت ہے جیسے انگلی کی تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ نسبت ہے۔

تنبیہ

آج تک کسی بھی حکومت نے سمندر کے پانی کو نہیں ماپا کہ کتنے ارب کھرب ٹن ہے، بہر حال اس سمندری پانی کے ساتھ انگلی کی تری کو کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ ہم اسی پر غور کریں اور اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ آ کر دبوچ لے ہم جاگیں اور اس آخرت کی زندگی کی فکر کریں۔

نت ویکھیں توں بار لدیندے تینوں اجے نہ فکر تیاری دا
تینوں وی جگ کہسی اک دن مرگیا اج فلانا اے
تیرے مگر شکاری موت دے بیٹھے نے گھات لگا
جدھون کڑکی آگئی پھر پیش نہ جاسی کا

اے میرے بھائی جس اولاد کو تو اپنا خیر خواہ سمجھ کر حرام حلال کی تمیز اٹھا کر جائز و ناجائز طریقے سے پال رہا ہے اور تو اس اولاد کو اپنا خیر خواہ سمجھ رہا ہے یہ تیری غلط فہمی ہے یہ تیری اولاد تیری خیر خواہ ہر گز نہیں۔

مندرجہ ذیل واقعہ پڑھ اور پھر گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کیا تیری اولاد

تیری خیر خواہ ہے بھی یا نہیں۔

واقعہ

آج سے چند سال پہلے فقیر مسجد گلزار مدینہ میں نمازِ ظہر پڑھ کر مسجد کے جنوبی کمرہ میں تنہا بیٹھا تھا کہ ایک شخص گورونانک پورہ سے آیا اور سوال کیا مولوی صاحب آپنے کوئی آدمی غسل دینے والا رکھا ہوا ہے میں نے کہا نہیں ہمارے ہاں کوئی آدمی غسل دینے والا نہیں۔ یہ سن کر وہ گرم ہو گیا اور بولا تم نے کیا بنا رکھا ہے میں حامدیہ مسجد گیا وہاں بھی کوئی آدمی نہیں ملا۔ پھر میں غوثیہ مسجد گیا وہاں بھی کوئی نہلانے والا آدمی نہیں ملا اور تم نے بھی کوئی آدمی نہیں رکھا میں نے پوچھا بھائی کیا ہوا، اس نے کہا میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور مجھے غسل دینے والا آدمی نہیں مل رہا میں نے کہا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہلانے کیلئے آدمی رکھے ہوئے تھے یا صحابہ کرام نے رکھے ہوئے تھے، وہ تو خود ہی غسل دیتے تھے، آمیں تجھے طریقہ بتا دیتا ہوں تو جا کر اپنے باپ کو خود غسل دے لے، وہ گند بولتا بڑ بڑ کرتا نکل گیا۔

اے میرے عزیز! اس واقعہ پر غور کر جس اولاد کے پیچھے تو نے اپنے رب کریم کی نافرمانیاں کیں وہ اولاد تجھے بلا سمجھ رہی ہے تجھے ہاتھ لگانے کی

روادار نہیں، حالانکہ ابھی تیرا جسم زمین کے اوپر رکھا ہوا ہے اور جب قبر کے اندر جائے گا تو بتا تجھے وہاں کون بچائے گا، کیا تیری بیوی یا تیری اولاد جنکی خاطر رشوتیں لے کر سود لے کر دھوکہ فریب کر کے سوٹ بوٹ بناتا رہا یہ تجھے قبر میں جا کر بچالیں گے ہرگز ہرگز نہیں۔

مال اولاد دے لگ آکھے حق اللہ دے بھنّے توں
مال اولاد تے عورت تیری نہ تینوں چھڑوانا اے
ویلا ای ہن جاگ کے کر لے نیک اعمال کمائیاں توں
حشر توڑی سونا وچ قبرے خاک تے کیڑیاں کھانا اے

لیکن ہائے افسوس کہ آج کے مسلمان کی مال اولاد نیز زن وزر کی محبت میں وہی سوچ ہوگئی ہے جو کہ کفار کی سوچ تھی۔

یعلمون ظاهرا من الحیاة الدنیا وهم عن الاخرةهم غٰفلون .

یعنی کافر لوگ صرف ظاہری دنیاوی زندگی کو ہی جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بے خبر ہیں۔

یوں ہی آج کا مسلمان ایسی غفلت کی نیند سو گیا ہے اور ایسا دنیا کی محبت میں مدہوش ہوگیا ہے کہ نہ اسے موت یاد ہے نہ قبر یاد ہے نہ حشر یاد

ہے نہ حساب کتاب یاد ہے۔بعض بزرگ فرماتے ہیں : اگر انسان سو جائے تو وہ جھنجھوڑنے سے بیدار ہو جائے گا اور اگر وہ نشہ آور چیز کھا کر مدہوش ہو گیا تو جب تک اسے نشہ آور چیز کا نشہ نہ اترے وہ ہوش میں نہیں آئے گا یوں ہی ہمیں دنیا کی محبت کا ایسا نشہ چڑھ گیا ہے کہ ہمیں نہ تو قرآن وحدیث کی نصیحتیں بیدار کر رہی ہیں نہ کسی ناصح کی نصیحت کارگر ہو رہی ہے۔ہم سب کچھ بھول کر اس بے وفا دنیا کی لذتوں میں اس کی عیاشیوں میں ایسے مدہوش ہو گئے ہیں کہ ہم بیدار ہونے کا نام ہی نہیں لیتے۔

تمثیل

ایک آدمی کسی جنگل میں جا رہا تھا اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک شیر نظر آیا جو کہ اس پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا اسے دیکھ کر اس مسافر کے طوطے اڑ گئے اور کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں کہاں جاؤں۔اچانک اسے ایک درخت نظر آیا اور وہ بھاگ کر اس درخت پر چڑھ گیا اور شیر نیچے آ کر کھڑا ہو گیا اور پھر جب اس مسافر نے نیچے جھانکا تو اسے ایک پرانا غیر آباد کنواں نظر آیا جس کے کنارے پر وہ درخت کھڑا ہے اور اس کنویں میں ایک اژدھا ہے جو کہ منہ کھولے انتظار میں ہے کہ کب یہ انسان کنویں میں گرے اور میں اسے

نگل جاؤں پھر اس نے دیکھا اس درخت پر کچھ پھل لگے ہوئے ہیں نیز دیکھا کہ اس درخت کے پیڑ کو دو چوہے (ایک سیاہ ایک سفید) کتر رہے ہیں اور پھر جب غور سے دیکھا تو نظر آیا کہ وہ چوہے اس پیڑ کو کتر چکے ہیں لیکن تھوڑا سا باقی ہے اور وہ درخت ابھی گرا چاہتا ہے لیکن اس احمق مسافر نے درخت کے پھل کو دیکھ کر کہہ دیا یار دیکھا جائے گا جو ہوگا ہم پھل تو کھائیں وہ پھل کھانے میں مشغول ہوا ہی تھا کہ چوہوں نے پیڑ کو کتر کر ختم کر دیا اور وہ درخت دھڑام سے گرا تو شیر نے اسے دبوچ لیا اسے چیڑ پھاڑ کر کے کچھ خود کھا لیا اور کچھ کنویں میں پھینک دیا اور وہ حصہ اژدھے نے نگل لیا۔

اس تمثیل کی تشریح یوں ہے کہ درخت انسان کی زندگی ہے اور شیر ملک الموت ہے کنواں قبر ہے اور وہ دو چوہے دن اور رات ہیں دن سفید ہے اور رات سیاہ ہے۔ اے غافل انسان یہ دونوں چوہے رکتے نہیں بلکہ تیری زندگی کے درخت کو کتر رہے ہیں بلکہ کتر چکے ہیں صرف چند گھڑیاں باقی ہیں اور وہ پھل زندگی کی چہل پہل ہے لہذا اگر یہ دنیا کا مسافر عقلمند ہے تو یوں ہرگز نہ کہے گا دیکھا جائے گا جو ہوگا ہم پھل تو کھائیں بلکہ اسے ایسا بھیانک وقت دیکھ کر پھل کھانے کی طرف توجہ ہی نہ ہوگی بلکہ وہ تدبیر سوچے گا کہ کیا کیا

جائے ہاں ایسے نازک وقت میں وہی پھل کھانے کی طرف مشغول ہوگا جو کہ پرلے درجے کا احمق اور بے وقوف ہوگا۔یہی حال ہم احمقوں دنیاداروں کا ہے۔موت سر پر کھڑی ہے قبر ہمیں روزانہ یاد کرتی ہے۔اے بندے غافل نہ ہو میں وحشت کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں۔مجھ میں سانپ بھی ہیں بچھو بھی ہیں اور جب نیک آدمی نبی اکرم ﷺ کا نیاز مند امتی جس نے موت کو یادرکھا اور یادِ الٰہی سے غافل نہ رہا جب وہ قبر میں جاتا ہے تو قبر اسے مرحبا اھلاً وسھلاً کہتی ہے اور کہتی ہے کہ تو مجھ پر چلتا تھا تو تو مجھے بڑا ہی پیارا لگتا تھا۔اب جبکہ تو مجھ میں آگیا ہے اور میں تجھ پر مسلط کر دی گئی ہوں اب تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہوں میں تیرے ساتھ ایسا سلوک کروں گی کہ تو ماں کی گود بھی بھول جائے گا۔پھر وہ قبر کھلنا (فراخ ہونا) شروع کر دیتی ہے اور جہاں تک اس مرنے والے کی نظر جائے قبر کھل جاتی ہے اور پھر قبر میں جنت سے ہر نعمت آجاتی ہے اور وہ مومن تا قیامت آرام وعیش کی برزخی زندگی گزار کر قیامت کے دن اپنے رب کریم کے دربار حاضر ہو جائے گا لیکن جو غافل انسان موت کو بھول کر دنیاوی عیش وعشرت میں مگن ہو گیا، موت اور قبر اسے بھی روزانہ یاد کرتی ہے۔اے بندے مجھ پر

غافل ہو کر نہ چل میں وحشت کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں مجھ میں سانپ بچھو بھی ہیں اور جب غافل انسان مر جاتا ہے اور قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو قبر اس کو خطاب کرتی ہے اے بندے تو مجھ پر چلتا تھا تو تو مجھے بڑا ہی برا لگتا تھا اب جبکہ تو مجھ میں آ گیا ہے اور میں تجھ پر مسلط کر دی گئی ہوں تو اب تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر قبر اسے دبانا شروع کر دیتی ہے۔ رسول مکرم نبی محترم ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ مبارک کی انگلیوں سے گزار کر سمجھایا کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں سے یوں گزر جائیں گی اور پھر اس پر بے شمار سانپ اور بچھو مسلط کر دیئے جائیں گے جو کہ قیامت تک اسے ڈستے رہیں گے۔

﴿العیاذ باللہ﴾

اور پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار.** (او کما قال)

یعنی قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ **حسبنا الله و نعم الوکیل.**

تو سمجھ غافل آدمی دنیا حیاتی بے وفا

زاں بعد چند واقعات بیان کیئے جاتے ہیں تا کہ ہم عبرت حاصل کرسکیں۔

واقعہ ۱

ہمارے گاؤں نوازش آباد ضلع لاہور میں ایک شخص مفلوک الحال رہتا تھا، عیال دار تھا اس کی اپنی زمین نہیں تھی محنت مزدوری کر کے وقت پاس کرتا تھا۔ ایک وقت اس کے کسی رشتہ دار نے جس کے پاس کافی زمین تھی کہا بھائی تو بھوکوں مرتا ہے اور میرے پاس کافی زمین ہے تو دو ایکڑ زمین میں ''گوجی'' ﴿گندم چنے ملا کر﴾ بولے اور جب فصل پک جائے گی ساری فصل تو اپنے گھر لے جانا۔ یہ سن کر وہ بہت خوش ہوا اور جس دن وہ اپنے رشتہ دار کے ساتھ اس زمین میں بیج ڈال کر آیا اور آتے ہوئے کھیت سے چارہ کاٹ کر ساتھ لیتے آئے تا کہ وہ بیلوں کو کھلایا جائے اور اس زمیندار کے بھائی کے گھر بیل باندھ دیئے اور مشین پر چارہ کترنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور یہ آگے سے مشین کو گھمانے کیلئے کھڑا ہوا بس ایک دو چکر دیئے اور مشین کی ہتھی پر گر گیا اس کے منہ سے یوں آواز نکلی جیسے گائے کو ذبح کرتے وقت گائے کے منہ سے نکلتی ہے یہ آواز سن کر ایک عورت جو کہ قریب ہی مکان کی چھت پر کھڑی تھی اس نے شور مچا دیا اس کا شور سن کر ایک حکیم صاحب جو کہ

گلی سے گزر رہے تھے اور دوسرے میرے بڑے بھائی جو کہ اپنے گھر میں موجود تھے دونوں اس زمیندار کی حویلی میں پہنچ گئے اور جلدی سے دیوار کے سایہ میں چارپائی بچھا کر اس کو اس پر لٹا دیا اور دونوں اس کی نبضیں پکڑ کر بیٹھ گئے اور حیران ہو گئے کہ سانس نہیں آتا مگر نبض چل رہی ہے اس دوران اس کے منہ سے پہلے جیسی آواز نکلی اور نبض دیکھتے ہی دیکھتے بیٹھ گئی اور قصہ تمام ہو گیا۔

تیرے مگر شکاری موت دے بیٹھے نے گھات لگا
جد دھون کڑکی آگئی پھر پیش نہ جاسی کا

واقعہ ۲

فیصل آباد کی ایک کالونی میں کسی نے لاکھوں روپے لگا کر کوٹھی بنائی اور جب بن کر تیار ہو گئی تو صاحب نے پروگرام بنایا کل یہ چھوٹا مکان چھوڑ کر کوٹھی منتقل ہو جائیں گے (مگر تقدیر دیکھ کر ہنس رہی تھی کہ اے غافل انسان دیکھ کیا ہوتا ہے) وہ انسان رات کو جب سویا تو وہ اٹھ نہ سکا بلکہ دوسرے دن بجائے کوٹھی منتقل ہونے کے قبرستان منتقل ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون.

واقعہ ۳

ایک شخص نے ایک کالونی میں اڑھائی کنال میں ایک بڑی عالیشان کوٹھی بنائی بتانے والے بتاتے ہیں کہ اس پر اندازاً اسی لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور جب وہ تیار ہوگئی تو سامان اس کوٹھی میں بھیج دیا اور اپنے چچازاد بھائی کو دعوت دی کہ کل آپ نے بھی آنا ہوگا کیونکہ ہم کل کوٹھی میں شفٹ (منتقل) ہو جائیں گے اور وہاں کوئی خوشی (تقریب) کریں گے ادھر یہ بھائی تیاری کر رہا ہے کہ بھائی کی خوشی میں شریک ہو سکے ادھر قدرت اپنا رنگ دکھا رہی تھی حضرت ملک الموت علیہ السلام اسی پرانے مکان میں پہنچ گئے اور جان نکال لی اور بھائی کو فون آگیا کہ آپ کا بھائی بجائے کوٹھی شفٹ ہونے کے قبرستان شفٹ ہوگیا۔

تو سمجھ غافل آدمی دنیا حیاتی بے وفا

کچھ واقعات نصیحت آموز کتابچہ جس کا نام "دنیا" ہے اس میں درج ہیں وہ کتاب بھی مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

دفتر تحریک تبلیغ الاسلام سیکنڈ فلور، بی۔ سی ٹاور

54 جناح کالونی فیصل آباد، فون 041-2602292

اپیل

مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ اس کتاب کو اول تا آخر ایک بار ضرور پڑھیں اور عبرت کی نگاہ سے پڑھیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالے آپ کی قبر کو جنت کا باغ بنا دے اور آپ تا قیامت جنت کی ہواؤں کے مزے لوٹتے رہیں۔

واللہ تعالے الموفق وھو الھادی و نعم الوکیل

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ

فیصل آباد

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی، سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آبِ کوثر | جمالِ مصطفیٰ ﷺ | بے ادبی کا وبال | عشقِ مصطفیٰ ﷺ | نظرِ بد | دو جہاں کی نعمتیں

عذابِ الٰہی کے محرکات | مستقبل | شفاعت | اُمت کی خیر خواہی | صراطِ مستقیم

اسلام میں شراب کی حیثیت | فیضانِ نظر | عظمت نامِ مصطفیٰ ﷺ | عورت کا مقام | سنتِ مصطفیٰ ﷺ

حقوق العباد | شیطان کے ہتھکنڈے | انتباہ | میلاد سید المرسلین ﷺ | شانِ محبوبی کے پھول

درود پاک پریشانیوں کا علاج اور بخشش کا بہترین ذریعہ ہے

حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر میں اپنے ذکر واذکار اور دعاء کا سارا وقت درود پاک پڑھنے میں ہی گزاروں تو کیسا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو ایسا کرلے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے۔ اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (رواہ الترمذی)

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

ISBN 978-969-7562-36-7

9 789697 562367 >

ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل
+92-41-2602292
سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
www.tablighulislam.com

البغداد پرنٹرز مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد
041-8788807